پرافٹ قادیاں کی پیشنگوئی ۲۱ نومبر ۱۸۹۹ء کا پورا نہونا

(جس شخص کے دماغ میں ایک ذرہ عقل و فہم اور دل میں ایک ذرہ انصاف و ایمان ہوگا وہ اس مضمون کو پڑہنے کے بعد پرافٹ قادیاں کو راست گو نہ سمجھیگا اور اُس کا معتقد نہ رہے گا)

مرزا غلام احمد پرافٹ (پیشنگو) قادیاں کا تو یہ دعوے ہے کہ اس کی صدہا بلکہ ہزارہا پیشگوئیاں پوری ہوگئی ہیں جنکو اُسکے کم فہم و نادان پیروان نے مان لیا ہے۔ مگر جو لوگ عقل و قلب سلیم و فہم و حواس مستقیم رکھتے ہیں وہ یقیناً جانتے ہیں کہ اسکی ایک پیشگوئی بھی پوری نہیں ہوئی اور وہ سب کی سب جھوٹی نکلی ہیں۔ ہر چند بعض پیشگوئیاں کاہنوں رمالوں نجومیوں جوتشیوں آنڈر پوپو کہلانے والوں کی بھی توافق اصول ماخذ یا اتفاق سے پوری ہوجاتی ہیں۔ مگر خدا کی قدرت اور حکمت اور پرافٹ قادیان کی الٹی کرامت کو دیکھو کہ اسکی پیشگوئیوں میں سے ایک بھی سچی نہیں نکلی۔ اسکی بڑی مشہور پیشگوئیاں تین ہیں عبداللہ آتھم کی موت کی پیشگوئی۔ پنڈت لیکھرام کے قتل یا خواری کی پیشگوئی اور شوہر زوجہ فرضی پرافٹ قادیاں کی موت کی پیشگوئی (جنپر اُسکو اور اُسکے دام افتادہ نادانوں کو بڑا ناز ہے) مگر اشاعۃ السنہ جلد ۱۵ و ۱۶ و ۱۸-۱۹ کے ناظرین پر مخفی نہیں کہ ان تینوں میں سے ایک بھی مطابق بیان پرافٹ قادیاں کے پوری نہیں ہوئی۔

عبداللہ آتھم اور لیکھرام گو فوت ہوگئے ہیں مگر میعاد پیشگوئی پرافٹ قادیاں کے مخالف نہ اُس کے مطابق (جس میں ناظرین جلد ۱۸ وغیرہ اشاعۃ السنہ کو ذرہ بھر شک نہوگا) اور شوہر زوجہ فرضی پرافٹ قادیاں تو ابتک زندہ رہا اور بچے جنا رہا ہے (جس میں کوئی احمق سے احمق بھی جو آنکھ کان سلامت رکھتا ہوگا ذرہ شک نہ کرے گا۔

اسی سلسلہ پیشگوئیوں میں پرافٹ قادیاں نے خاکسار کے حق میں تیرہ مہینے کے میعاد کی پیشگوئی عذاب ۲۱ نومبر ۱۸۹۹ء کو کی تھی۔ جو جھوٹی نکلی اور پوری نہ ہوئی۔ اور اس کا نتیجہ ایسا ظاہر ہوا کہ آئندہ اُس کی اس قسم کی پیشگوئیوں کا خاتمہ ہوگیا (جس کی تفصیل ہمارے مضمون "مرزا کو ہم نے کیوں چھوڑا" میں بصفحہ ۹۷ وغیرہ جلد ہذا ہوچکی ہے۔ اس پیشگوئی کے جھوٹی نکلنے اور اس سے

نتیجہ مذکورہ ظاہر ہو جانیکے بعد ہمکو حاجت نہ تھی کہ ہم اس پیشگوئی کے متعلق قلم اُٹھاتے اور اس کا پورا نہونا ثابت کر دکھلاتے اگر ظہور اس نتیجہ کے بعد پرافٹ قادیاں اس پیشینگوئی کی سچائی کا دم نہ مارتا اور اس کی سچائی ملمع دکھانے کے لئے اشتہارات ۳ و ۶ و ۷ جنوری و ۲۷ نومبر ۱۸۹۹ء جاری نہ کرتا۔ مگر کمال افسوس ہے کہ اُس نے بڑی سرگرمی و عرق ریزی سے ان اشتہارات کو مکرر چھپوا کر شائع کیا۔ اور اس پیشنگوئی کے پورے ہونے کا دعوے کرکے مصرع مشہور ع چہ دلاور ہست دزدے کہ بکف چراغ دارد * کا مصداق بنکر دکھا دیا۔ اس پر بھی ہم نے صبر و سکوت اختیار کیا۔ اور اس بیہودہ کارروائی پرافٹ کو لغو و بے اثر سمجھا۔ اور اس وجہ سے عرصہ تین سال (۱۸۹۹ء سے ۱۹۰۱ء) تک اُن کا نوٹس نہ لیا۔ سال حال (۱۹۰۲ء) میں اسکے اشتہار ۲۷ دسمبر ۱۸۹۹ء کی صرف دو باتوں پر (۱) ایڈیٹر اشاعۃ السنہ کو گورنمنٹ سے زمین عطا ہونا وہ ذلت ہے جس کی پیشگوئی اشتہار ۲۱ نومبر ۱۸۹۹ء میں ہوئی تھی (۲) مجسٹریٹ ضلع گورداسپورہ نے ایڈیٹر اشاعۃ السنہ سے اقرار کرالیا تھا کہ وہ آئندہ پرافٹ قادیان کو کافر نہ سمجھے اور اپنے فتوائے تکفیر کو منسوخ کردے) رسالہ نمبر ۴ کے صفحہ ۹۶ و ۱۰۷ میں مختصر ریمارک کیا تھا کہ یہ باتیں محض دروغ بے فروغ ہیں۔

اُن دنوں ہم نے ایک شخص کو اُسکے بد افعال و بیجا حرکات سے روکا۔ اور محض حسبۃً للہ و نصحاً لخلق اللہ ٹوکا تو اُس نے ہماری نصیحت کے مقابلہ میں پرافٹ کے اشتہارات جنوری ۱۸۹۹ء کو دست آویز بنا کر ہم پر یہ اعتراض کیا کہ وہ زمین جو تم کو عطا ہوئی ہے وہ امام مہدی سے انکار کرنے کے صلہ میں عطا ہوئی ہے۔ لہذا اس زمین کی آمدنی تمہارے لئے ناجایز ہے۔ اس شخص کا یہ اعتراض ایسا ہے جیسے اس شخص کا سا اعتراض ہے جس کو کسی ناصح مشفق نے کہا تھا کہ بھائی تمہارے آزار ٹخنے سے نیچے ہے۔ اور یہ شرعاً جائز نہیں تو اُس نے اُس کے جواب میں کہا کہ میاں تمہارے باواجی کے نکاح پر جو کھانا کھلایا گیا تھا۔ اس میں نمک کہاں برابر تھا۔

اس شخص کے اس اعتراض سے ہم کو یہ خیال پیدا ہوا کہ دنیا نافہم احمقوں سے خالی نہیں

بلکہ بقول بہلول دانا دنیا میں عقلمندوں کی نسبت احمق ہی زیادہ ہیں۔ شاید ان اشتہارات پر افٹ قادیاں نے اور احمقوں کو بھی اس شبہ میں ڈال رکھا اور ان اشتہارات کے مضمون کو سچا بتا کر اس خاکسار کی نسبت بدگمان کر رکھا ہو۔ ان بدگمان احمقوں کی بدگمانی دور کرنے کو (نہ پرافٹ قادیاں سے بحث کا اکھاڑ جمانے کو) ہم ان اشتہارات کی غلط بیانیوں کو ظاہر کرکے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ پرافٹ قادیاں کی وہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی اور سچی نہیں نکلی اس پیشگوئی کو سچا کرنے کے لئے جو اُس نے عمل کیا ہے اس میں مسلمانوں کو دھوکا دیا ہے۔ اور جو کچھ اشتہارات ۳ و ۶ و ۷ جنوری و ۲۷ دسمبر ۱۸۹۹ء میں اُس نے کہا ہے اس میں خاکسار پر اور علماء وقت پر اور مجسٹریٹ ضلع گورداسپورہ پر افترا کیا۔ اور بہتان باندھا ہے نہ اس عاجز نے کسی تصنیف یا اشتہار یا مجلس میں اصلی امام مہدی سے انکار کیا ہے۔ نہ اس انکار کے سبب علماء وقت نے میری نسبت کوئی فتوے دیا ہے اور نہ اس انکار کا کوئی صلہ مجھے گورنمنٹ سے ملا ہے۔

غلط بیانی اشتہار ۲۷ دسمبر ۱۸۹۹ء کے متعلق رسالہ نمبر ۴ جلد ہذا میں ریمارک ہو چکا ہے اشتہارات ۳-۶-۷ جنوری ۱۸۹۹ء کے غلط بیانیوں کا اظہار اس مضمون میں کیا جاتا ہے۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ۔

پس واضح ہو کہ پرافٹ قادیاں کی پیشگوئی ۲۱ نومبر ۱۸۹۹ء کا یہ مضمون تھا کہ فلاں فلاں اشخاص (اس خاکسار اور دو اشخاص دیگر ملا محمد بخش منیجر اخبار جعفر زٹلی۔ اور مولوی سید ابوالحسن تبتی) کو تیرہ مہینے میں ذلت کی مار ہوگی۔ جس کے معنے لغت عرب اور ہند کی شہادت اور پرافٹ صاحب کی قدیم بول چال و محاورہ اور عادت کے مطابق یہ سمجھی گئی۔ کہ اس عرصہ میں اس خاکسار اور دوسرے دو اشخاص پر عذاب آئیگا۔ جو قتل کو بھی شامل ہے۔ کیونکہ قرآن میں جہاں کہیں لفظ عذاب وارد ہے اسکے معنے ترجمہ ہندی شاہ عبدالقادر صاحب اور ایک سیالکوٹی مرید قادیانی نے لفظ مار سے کی گئی ہے۔ اور لفظ مار یا عذاب سے قرآن میں بضمن قصہ فرعون آیت یَسُوْمُوْنَکُمْ سُوْءَ الْعَذَابِ میں قتل کے معنے مراد بنائے گئے ہیں۔ اور پرافٹ صاحب نے خود بھی اپ

بعض پیشگوئیوں میں اس عذاب سے مراد قتل بتائی ہے۔ اس وجہ سے خاکسار نے اس پیشگوئی سے قتل مراد سمجھ کر اپنی حفاظت کے لئے لائسنس ہتھیاروں کی درخواست کی تھی۔ پرافٹ کو جب اس امر کا علم ہوگیا اور اس معنے کی مراد سمجھے جانے کو اُس نے سُن لیا تو اُس نے بخوف عدالت معنے قتل کو ٹلانے کے لئے ذلت کی مار سے مراد یہ قرار دی۔ کہ جیسے ابو سعید محمد حسین کی کوشش سے اُن پر فتوے کفر لگایا گیا ہے۔ ایسا ہی اور اسی کی مانند اُس پر فتوے لگایا جانا اس پیشگوئی سے مراد ہے۔ مگر اُس نے غور فرما کر یہ تو نہ سوچا کہ اگر اس پیشگوئی میں عذاب سے اس قسم کی ذلت مراد ہے تو پھر یہ پیشگوئی دوسرے دو شخصوں (ملا محمد بخش مینیجر اخبار جعفر زٹلی اور ابو الحسن تبتی) کے حق میں کیونکر پوری ہوگی۔

اُن دونو صاحبوں نے تو اس مضمون کا فتوے پرافٹ قادیاں کے حق میں جاری و مشتہر نہ کیا تھا۔ اور نہ ان دونو کے حق میں پرافٹ قادیاں نے اس مضمون کا فتوے حاصل کر کے اس ذلت کا اُن کو محل بنایا ہے۔ وَ معہذا اس معنے ذلت کو پیدا کرنے کے لئے آپنے خود کوشش کی اور اس قسم کا فتوے کفر حاصل کرنے کے لئے آپنے یہ تدبیر نکالی کہ اپنے خیال میں مجھے مہدی کی آمد کا منکر قرار دیا۔ اور منکر مہدی کے حق میں ایک استفتا لکھ کر اپنے دو مخلص مریدوں ڈاکٹر اسماعیل خاں ملازم افریقہ۔ اور مرزا خدا بخش ملازم مالیر کوٹلہ کے ہاتھ میں دیا۔ اور اُن کو یہ سمجھایا کہ وہ علماء امرت سر۔ لاہور۔ دہلی کے پاس جاکر خود بدولت پرافٹ صاحب کا نام لے کر اور اُن کے اعتقاد کی حکایت و شکایت کر کے ان کو منکر مہدی بنا کر اُن کے حق میں فتوے حاصل کریں تاکہ اس فتوے کو آپ خاکسار پر جما دیں۔

اُن مخلص مریدوں نے حسب ہدایت پیر ایسا ہی کیا۔ سب سے پہلے مفتی مولوی عبد الحق صاحب غزنوی کے پاس جاکر ڈاکٹر صاحب نے یہ بیان کیا کہ میں افریقہ سے آیا ہوں وہاں مرزا غلام احمد قادیانی کے خیالات آمد مہدی سے انکار وغیرہ پھیل گئے ہیں۔ میں ان لوگوں کی اصلاح و درستی خیال یا وہاں سے اُن کے اخراج کے لئے یہ استفتا پیش کرتا ہوں۔ آپ

اسکا جواب دیں۔ ایسا ہی اور علماء کے پاس بیان کیا۔ اور منکر مہدی پرافٹ کادیانی کو بنایا۔ اُن حضرات نے بھی مسئول عنہ ومحل استفتاء اسی پرافٹ کو سمجھا۔ اور اُس پر فتوے کفر وغیرہ لگا دیا۔ جب ڈاکٹر اسماعیل خان وہ فتوے کفر حاصل کرکے پرافٹ کے حضور میں پہونچے تو آپکی درگاہ میں اُن کی بڑی عزت وتحسین ہوئی۔ اور ان کی اس دہوکھ دہی پر صد آفرین کہی گئی۔ جس کے وقوع وثبوت پر رسالہ موسومہ بہ "مسلمانوں کا حلفی بیان" شاہد ہے۔ جو اسلامیہ پریس لاہور میں چھپکر شایع ہوا ہے۔ جنہوں نے وہ رسالہ نہیں دیکھا وہ بارسال ٹکٹ ۲ رو رسالہ خاکسار سے طلب کرسکتے ہیں۔ اور مولوی عبدالحق صاحب غزنوی وغیرہ علماء کے پاس ڈاکٹر اسمٰعیلخان کا بیان مذکور مولوی عبدالحق کے اشتہار اور اُنکے اور دیگر علماء کے جوابات استشہاد میں جو اس مضمون میں منقول ہونگے نیز پایا جاتا ہے۔ اور یہ بات پرافٹ صاحب نے خود بھی اپنے اشتہار ۷ جنوری ۱۸۹۹ء میں شایع کردی ہے۔ کہ علماء اہل افتاء نے وہ فتوے خود بدولت قادیانی کے حق میں دیا ہے۔ خاکسار (ابو سعید محمد حسین) کے حق میں وہ فتوے نہیں دیا۔ اور کہا ہے اگر علماء اہل افتاء کو یہ امر معلوم ہوتا کہ وہ استفتاء ابو سعید محمد حسین کی نسبت کیا گیا ہے تو وہ ہرگز اُس کے حق میں فتوے نہ دیتے۔ یہہ بات اصل عبارت اشتہار ۷ جنوری ۱۸۹۹ء سے جو عنقریب منقول ہوگی ناظرین کو بخوبی ثابت ہوگی۔

اس سے ناظرین کو یقین ہوسکتا ہے کہ پرافٹ کی پیشگوئی اس بناوٹی معنے سے بھی پوری نہیں ہوئی۔ کیونکہ کسی مولوی نے وہ فتوے خاکسار کے حق میں نہیں دیا۔ اور اس عاجز کو منکر مہدی ٹہراکر کافر وغیرہ نہیں کہا۔ جو کچھ کہا وہ بحسب اعتراف خود پرافٹ صاحب کے اُن ہی کو کہا ہے اور اُن ہی کے حق میں (جو اعتقاد آمد مہدی موعود سے منکر ہونے کے برملا مدعی ہیں۔ اور اسپر فخر کرتے ہیں) فتوے دیا ہے۔

اور اگر بالفرض والتقدیر وہ علماء میری کلام میں آمد مہدی سے انکار پاتے اور اس وجہ سے مجھ پر وہ فتوے کفر لگاتے تو پھر بھی چونکہ اس پیشگوئی کا پورا ہونا پرافٹ قادیان کی اپنی کو شش

وتدبیر سے ہوتا۔ اس لئے اس پیشینگوئی کا ان بناوٹی معنے سے پورا ہونا ایسا ہونا جیسا کہ ایک پیر کا
اپنی پیشگوئیوں کو خود پورا کرنا یوں مشہور ہے۔ اور وہ رسالہ ردّ قادیانی تالیف مولوی عبد الحکیم
صاحب وہرم کوٹی میں مسطور ہے کہ وہ اپنے مریدوں کو جو اُن کو نذر نیاز نہ دیتے تھے پیشینگوئی
سُناتے کہ اگر تم میری نذر نیاز نہ دوگے تو تمہارا مال چور یا ڈاکو لوٹ کر لے جائیں گے۔ اور پھر وہ اس
پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے خود چوروں یا ڈاکوؤں کو جو اس کام کے لئے انہوں نے مقرر کر رکھے
ہیں بھیجدیتے اور وہ اُن کا مال لوٹ کرلے آتے۔ پھر پیر صاحب فخر سے کہتے کہ تم نے میری پیشگوئی
کا پورا ہونا دیکھ لیا۔ تم نے میری نیاز نہ دی تو تمہارا مال لوٹا گیا۔ جس کو کوئی شخص آسمانی پیشینگوئی
سمجھتا ہے اور نہ آسمانی طور پر اُسکے پورا ہونے کا یقین کرسکتا ہے۔ یہ تو اس پیشینگوئی کے سچے نہ
نکلنے کا بیان و وجہ ثبوت ہے۔ اب اس کے اشتہارات ثلثہ ۳ - ۶ - ۷ - جنوری ۱۸۹۹ء کے
افترارات و بہتانات کو بیان کیا جاتا ہے جنکو اپنی پیشگوئی کی صداقت ظاہر کرنے کے لئے اُس نے
مشتہر کیا ہے۔

اشتہار ۳۔ جنوری ۱۸۹۹ء میں پرافٹ قادیان نے کہا ہے "مولوی محمد حسین نے بدزبانی سے
میری ذلت کی تھی اور میرا نام کافر۔ دجّال۔ ملحد رکھا تھا۔ اور اوس نے فتوے کفر وغیرہ میری
نسبت پنجاب اور ہندوستان کے مولویوں سے لکھوایا ۔ × × × سو اب یہی فتوے پنجاب
اور ہندوستان کے مولویوں بلکہ خود محمد حسین کے اُستاد نذیر حسین نے اُسکی نسبت دیدیا یعنے یہ
کہ وہ کذاب اور دجال اور مفتری اور اہل سنت سے خارج ہے۔ اور اس فتوے کا باعث
یہ ہوا کہ محمد حسین مذکور نے تمام علمار پر اپنا عقیدہ یہ ظاہر کر رکھا تھا کہ وہ ان کی طرح اس مہدی
کا منتظر ہے جو بنی فاطمہ میں سے خلیفہ ہوگا۔ اور کافروں سے لڑیگا۔ مسیح موعود اس کی مدد کے
لئے اور اُس کی خونریزی کے کاموں میں ہاتھ بٹانے کے لئے آسمان سے اُتریگا۔ اور اُس نے
علمار کو یہ بھی کہا تھا کہ پہلے میں نے غلطی سے ایسا خیال کیا تھا کہ مہدی کے آنے کی حدیثیں
صحیح نہیں ہیں۔ مگر اب میں نے اس قول سے رجوع کرلیا ہے۔ اور اب میں پختہ اعتقاد سے

جانتا ہوں کہ ایسا مہدی ضرور آئیگا۔ اور عیسائیوں اور دوسرے کافروں سے لڑیگا۔ اُس کی تائید کے لئے عیسےٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے۔ تا دونو ملکر کافروں کو مسلمان کریں یا مار ڈالیں یہ اعتقاد اُس وقت محمد حسین نے مولویوں میں جوش پھیلانے کے لئے ظاہر کیا تھا۔ جبکہ اُس نے میرے کافر ٹھرانے کے لئے ایک فتوےٰ لکھا تھا۔ اور بیان کیا تھا کہ یہ شخص مہدی موعود کے آنے سے اور اُسکی لڑائیوں سے منکر ہے۔ لیکن جب اِن دنوں میں محمد حسین کو گورنمنٹ سے زمین لینے کی ضرورت پیش آئی تو اُس نے پوشیدہ طور پر ۱۴۔ اکتوبر ۱۸۹۸ء کو انگریزی میں ایک فہرست شائع کی جس میں اُس نے گورنمنٹ کو اپنا یہ احسان جتلایا کہ میں اس مہدی موعود کو نہیں مانتا جسکے مسلمان منتظر ہیں۔ اور وہ تمام حدیثیں جھوٹی ہیں جن میں اُس کے آنے کی خبر ہے۔ اور اس کی بدقسمتی سے اس انگریزی فہرست کی مسلمانوں کو اطلاع ہو گئی۔ اور لوگوں نے بڑا تعجب کیا کہ یہ کیسا منافق ہے کہ اپنی قوم کے آگے مہدی موعود کے آنے کے بارہ میں اپنا اعتقاد ظاہر کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ کو یہ سُناتا ہے کہ میں اس اعتقاد کا مخالف ہوں۔ تب میں نے اُس کے بارہ میں ایک استفتار لکھا۔ اور فتوےٰ لینے کے لئے پنجاب اور ہندوستان کے مولویون کے سامنے پیش کیا۔ تب مولویوں اور نذیر حسین اس کے اُستاد نے بھی وہ استفتار پڑھ کر اُسیطرح محمد حسین کو کافر۔ اور دجّال ٹھرایا جیساکہ مجھے ٹھرایا تھا۔ اور اُسی طرح ذلت کے الفاظ اس کی نسبت لکھے جیساکہ محمد حسین نے میری نسبت لکھے تھے۔ سو وہ اسی طرح ذلیل کیا گیا جیساکہ اُس نے جھوٹے فتوؤں سے مجھے ذلیل کیا تھا۔ سو اس طرح یہ پیشگوئی پوری ہو گئی یہی بات الٹ پھیر کر اُسنے اشتہار ۲ جنوری میں کہی ہے، اور اشتہار جنوری ۱۸۹۹ء کے شروع میں اس نے کہا ہے "اس بات سے تو ہم کو بہت خوشی ہوئی کہ مولوی نذیر حسین دہلوی اور عبد الجبّار غزنوی اور رشید احمد گنگوہی اور دوسرے علماء ان کے ہم مشربوں نے مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر اشاعۃ السنہ کو جس نے مہدی خونی کے آنے کی نسبت حضور گورنمنٹ عالیہ میں اپنا انکار ظاہر کیا بوجہ اس کے اس عقیدہ کے اسکو کذاب اور مفتری اور دجال اور کافر اور دائرہ اسلام سے خارج اپنے فتوؤں میں لکھا اور اسطرح

اس کو ذلیل کر کے ہماری وہ پیشگوئی پوری کی۔ جو اشتہار مباہلہ ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء میں شایع کی گئی تھی اور
نیز ان احادیث نبویہ کو بھی پورا کیا جو آخری زمانہ کے مولویوں کے بارے میں ہیں اور اپنے طریق
عمل سے اُن کی صحت پر گواہی دیدی۔ مگر اس دوسری بات کے خیال کرنے سے ہمیں رنج بھی ہوا
کہ اُن لوگوں کے یہ فتوے دیانت اور ایمانداری پر مبنی نہیں۔ بلکہ یہود کے علماء کی طرح اپنی نفسانی
اغراض اور تعصبات اور کینہ وری پر مبنی ہیں چنانچہ اُن لوگوں کی یہی کارروائی اُنکے حالات باطنی
پر کافی گواہ ہے جو ہمارے استفتاء مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۸۹۸ء میں اُن سے ظہور میں آئی۔ ان سے یہ
فتوے طلب کیا گیا تھا کہ اُس شخص کی نسبت آپ لوگ کیا فرماتے ہیں جو اُس مہدی کے آنے کا
مُنکر ہو جسکی نسبت آپ لوگوں کا اعتقاد ہے کہ وہ ظاہری اور باطنی خلیفہ ہوگا۔ اور بذریعہ لڑائیوں
کے دین کو غالب کریگا۔ تو اُن مولویوں نے اپنے دلوں میں یہ خیال کرکے کہ ایسے اعتقاد کا پابند
تو یہی شخص یعنے یہ عاجز (غلام احمد) ہے۔ محض شرارت کی راہ سے یہ تجویز کی۔ کہ آؤ اب بھی اس
فتوے کے رو سے اُسکو کافر اور دجال اور مفتری قرار دیں۔ تب فی الفور یہ گندے اور پلید
فتوے لکھ مارے۔ اور اگر اُن کو پہلے سے خبر ہوتی کہ یہ استفتا شیخ محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر اشاعۃ السنہ
کے لئے لکھا گیا ہے تو ہرگز یہ فتوے نہ دیتے۔

پھر اس اشتہار کے صفحہ ۴ میں کہا ہے " ہاں ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ بلاشبہ سچا اور صحیح اعتقاد
یہی ہے کہ ایسے مہدی کے آنے کی نسبت کوئی حدیث صحت کو نہیں پہنچتی۔ اور جس قدر صحاح ستہ
میں حدیثیں لکھی گئی ہیں اُن میں سے کوئی بھی جرح سے خالی نہیں۔ اور اگر جاہل اور بیوقوف اور
خائن اور نام کے مولوی جو دیانت اور ایمانداری اور راست گوئی سے خالی ہیں ایسی مجروح اور
مردود حدیثوں کے رد کرنے والے اور ایسے مہدی کے مُنکر کی نسبت کافر اور دجال اور کذاب اور
مفتری ہونے کا فتوے دیں جیسا کہ نذیر حسین اور عبدالجبار اور رشید احمد اور عبدالحق وغیرہ نے
فتوے دیا۔ تو یہ فتوے محض بددیانتی کی راہ سے ہے "

پھر اُسکے صفحہ ۵ میں کہا ہے کہ اس فتوے لکھنے کے بعد یہ مولوی ابوسعید محمد حسین سے

نوٹ۔ ناظرین سطور زیر خط کو ملاحظہ کریں اسمیں پرافٹ قادیاں نے کیسا صریح اقرار کیا ہے کہ وہ فتوے اُسپر لگایا گیا ہے نہ خاکسار پر۔

اِس اقرار لینے اور اُس کو مشتہر کرانے کے بغیر کہ وہ بھی اُنکی طرح آمد مہدی کا قائل ہے اُس کی ملاقات سے پرہیز نہ کریں گے تو وہ مولوی خود دجال اور نقرری ہیں -

خُلاصہ بیان اشتہارات پرافٹ قادیان

ان اشتہارات ثلثہ میں پرافٹ قادیان نے دو مختلف و باہم متناقض بہتان مجھ (خاکسار) پر قائم کئے ہیں - اور دو مختلف و متناقض بہتان علماء اہل اقتدار پر قایم کئے ہیں - خاکسار پر (۱) **ایک بہتان** کہ یہ شخص دل سے ایسے مہدی کے آنے کا (جو انگریزوں وغیرہ سے لڑنے آئیگا) معتقد و قایل ہے - اور احادیث متعلقہ مہدی کو جو اُس نے اپنے رسائل میں ضعیف کہا ہے اُس سے رجوع کرچکا ہے - اور اس رجوع سے علماء وقت کو اطلاع دیچکا ہے - اور اس اعتقاد میں وہ تمام علماء وقت کا ہم عقیدہ و ہم خیال بلکہ اُنکا معلم و سرگروہ ہے - اور فہرست انگریزی مضامین اشاعۃ السنہ میں (جو ۱۴ - اکتوبر ۱۸۹۶ء کو اُس نے خفیہ طور پر شائع کی ہے) گورنمنٹ کے سامنے اس اعتقاد سے انکار ظاہر کرنے میں اُس نے جھوٹ اور فریب اور نفاق سے کام لیا ہے - (۲) **دوسرا بہتان** اِس کے برخلاف و متناقض یہ کہ یہ شخص دل سے مہدی موعود کے آنے سے منکر ہے - اور گورنمنٹ کے پاس اس انکار کے اظہار میں جو فہرست انگریزی مضامین اشاعۃ السنہ مطبوعہ ۱۴ - اکتوبر ۱۸۹۶ء میں اس نے کیا ہے) وہ سچا ہے - اور گورنمنٹ کا سچا و مخلص فرمانبردار ہے - اُس کی اُس دلی انکار کی وجہ سے علماء وقت نے اُس کو مسلمانوں کے پاس جھوٹ بولنے والا اور منافق قرار دیکر اُسپر کفر کا فتوے لگا دیا ہے - **ایسے ہی علماء اہل افتاء پر** پرافٹ قادیان نے دو مختلف و متناقض بہتان قائم کئے ہیں - **اوّل** یہ کہ اُنہوں نے اس شخص (خاکسار) کی فہرست مطبوعہ ۱۴ - اکتوبر ۱۸۹۶ء پر اطلاع پائی تو اُس شخص کو منکر مہدی سمجھکر اُسپر فتوے کفر لگا دیا - اور اُس کی نسبت تعجب سے کہا - کہ یہ شخص منافق ہے - ہمارے سامنے مہدی کی آمد کا اعتقاد ظاہر کرتا رہا - اور ہم کو یہ عقیدہ سکھاتا رہا

اور درحقیقت یہ مہدی سے منکر ہے۔ اور گورنمنٹ کا خیرخواہ ہے۔ اور آجتک ہم کو دھوکہ دیتا رہا اور ہمارے ساتھ منافقانہ برتاؤ کرتا رہا۔

اس بہتان کے ساتھ اور اُسکے متعلق قادیانی نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ فعل ان مولویوں کا گو عام لوگوں کے خیال میں دینداری کی وجہ سے ہو۔ مگر درحقیقت یہ انکی بیدینی ہے۔ کیونکہ مہدی موعود کی بابت جسقدر حدیثیں صحاح ستہ میں لکھی گئی ہیں اُن میں سے کوئی بھی صحت کو نہیں پُہنچی۔ وہ سب کی سب جرح سے خالی نہیں۔ لہٰذا منکر مہدی کی نسبت ان کے یہ فتوے گندے اور ناپاک ہیں جو محض بے دیانتی کی راہ لکھے گئے ہیں۔

دوسرا بہتان۔ بہتان اوّل کے برخلاف علماء اہل افتاء پر یہ کہ ان مولویوں نے وہ گندے اور ناپاک فتوے محض بدنیتی سے لکھے ہیں۔ اُنہوں نے منکر مہدی مجھ (قادیانی) کو سمجھا۔ اور اگر وہ یہ سمجھتے کہ یہ فتوے ابوسعید محمد حسین کی نسبت اور اسکے حق میں پوچھا گیا ہے تو وہ ہرگز یہ فتوے نہ دیتے۔ پھر خاکسار کے حق میں ان کا یہ فتوے نہ دینے کی وجہیں (جو قادیانی نے بیان کی ہیں) وہ بھی آپس میں تناقض و تخالف ہیں۔

وجہ اوّل یہ کہ وہ سب مولوی بے دین اور منافق ہیں۔ اِس وجہ سے مجھ (قادیانی) کو منکر مہدی سمجھ کر کافر و خارج از اسلام قرار دیچکے۔ مگر یہی بات (انکار اعتقاد آمد مہدی) وہ ابوسعید محمد حسین میں پاتے ہیں۔ تو اُسکو کافر و خارج اسلام نہیں سمجھتے۔ اور اس سے میل ملاقات ترک نہیں کرتے۔

دوسری وجہ اسکی تناقض یہ کہ وہ محمد حسین کو اعتقاد آمد مہدی کا منکر نہیں جانتے بلکہ اُسکو اپنا ہم عقیدہ و ہم خیال اور اس اعتقاد کا معلم و سرگروہ جانتے ہیں۔ اور اس وجہ سے اس سے میل ملاقات رکھتے اور اس سے اجتناب نہیں کرتے۔

اِن افتراؤں اور بہتانوں کے جواب میں اس سے زیادہ کہنا اور اُسپر خارجی دلائل کی شہادت پیش کرنا ضروری نہیں۔ کہ قادیاں کے یہ افترا جو مجھ پر کئے ہیں۔ خواہ علماء اہل افتاء پر کیئے

متناقض ومتخالف ہیں- ان میں سے ایک کو سچا اور صحیح مانا جائے تو اس سے دوسرے کا جھوٹ وافترار ہونا ثابت ہوتا ہے-

مثلاً خاکسار کی نسبت جو اول بہتان باندھا گیا ہے کہ یہ شخص دل سے آمد مہدی مذکور کا قایل ومعتقد ہے- اور اس وجہ سے علمار کا ہم خیال وسرگروہ مانا جاتا ہے- اور گورنمنٹ کے پاس آمد مہدی سے انکار کرنے میں گورنمنٹ کو دہوکھ وفریب دے رہا ہے- یہ سچ اور صحیح مانا جائے تو پھر اُسکے مخالف دوسرا بہتان کہ وہ دل سے مہدی کا منکر ہے- اور اسوجہ سے علما نے اُس کو کافر ٹھرایا ہے صحیح نہیں ہوسکتا- اور اگر اس دوسرے بہتان کو صحیح اور سچا مانا جائے چنانچہ قادیانی نے اشتہار، جنوری ۱۸۹۹ء میں اس کو یقینی سچ کہا ہے تو اس صورت میں پہلا بہتان کہ یہ شخص (خاکسار) دل سے مہدی کا معتقد ہے- اور انکار کرنے سے گورنمنٹ کو دہوکھ دے رہا ہے- صحیح نہیں ہوسکتا- بحکم عقل اور بشہادت اعتراف قادیانی (جو اشتہار، جنوری ۱۸۹۹ء میں اوسنے کیا ہے) مختلف ومتناقض دو اعتقاد ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتے- اور نیز علمار اور دیگر اہل عقل ایک ہی شخص کو ایک امر کا منکر اور قایل ٹھراکر کافر اور مومن بلکہ اہل اسلام کا سرگروہ نہیں کہہ سکتے- اور ایک امر کے اقبال یا انکار میں راستباز بھی اور دہوکھ باز بھی نہیں ٹھرا سکتے اگر میں علمار کے نزدیک آمد مہدی کے قایل اور انکا معلم اور سرگروہ ہوں تو پھر اُن کے نزدیک کافر نہیں ہوں- اور اگر اُن کے نزدیک اب منکر ٹھرچکا اور اس اعتقاد کی تعلیم واظہار سے اُن کو دہوکھ دیتا رہا ہوں تو پھر اُن کا ہمخیال وسرگروہ نہیں ہوں اور نیز اس صورت میں اس انکار سے گورنمنٹ کو دہوکھ دینے والا اور منافق نہیں ہوں- بلکہ گورنمنٹ کے پاس سچ بولنے والا اور اس کا مخلص وفادار ہوں- یہ بات محال اور بحکم عقل ناممکن ہے کہ میں عقیدہ آمد مہدی کے اقرار واظہار میں سچا ہوکر علمار کا سرگروہ بھی بنا ہوں اور اسمیں جھوٹا ہوکر اُن کے نزدیک کافر بھی ہوں- ایسا ہی یہ ناممکن ہے کہ اس اعتقاد سے انکار کرنے میں گورنمنٹ کا سچا تابعدار وفادار بھی ہوں اور اُسکو دہوکھ دینے والا اور منافق بھی ہوں-

ایسا ہی جو براہٹ قادیاں نے اہل افتار کی نسبت جو اوّل بہتان باندہا ہے کہ اُنہوں نے فہرست ۱۴ - اکتوبر ۱۸۹۴ء میں اُس شخص (خاکسار) کا اعتقاد آمد مہدی سے انکار دیکھکر سابق اظہار اعتقاد آمد مہدی میں منافق قرار دیا - اور مجھ پر فتوے کفر لگایا صحیح اور سچا تسلیم کیا جائے تو پھر اُسکے برخلاف ان پر یہ دوسرا الزام صحیح نہیں ہے - کہ اُنہوں نے وہ فتوے اس شخص (خاکسار) پر نہیں لگایا - بلکہ قادیانی کو منکر سمجھ کر اُسپر فتوے لگایا ہے - اور اگر اس دوسرے بہتان کو صحیح اور سچا مان لیا جائے تو پھر پہلا بہتان کہ اُنہوں نے اس (خاکسار) پر فتوے کفر لگا دیا ہے صحیح نہیں ہوتا - یہ دو باتیں بھی عقلاً محال ہیں - اور جمع نہیں ہوسکتیں کہ ان علمار نے خاکسار پر فتوے کفر لگا بھی دیا ہے - اور نہ بھی لگایا ہو -

ایسے ہی اس فتوے کے نہ لگانیکی دونو وجہیں باہم متناقض و متخالف ہیں - اگر اوّل وجہ صحیح تسلیم کی جائے کہ وہ علمار بددیانت و بددین ہیں اس خاکسار کو منکر مہدی جانکر پھر بددیانتی سے مجھ پر فتوے کفر نہیں لگاتے تو اس سے دوسری وجہ غلط ثابت ہوتی ہے کہ وہ علماء اس خاکسار کو منکر مہدی نہیں جانتے - اس وجہ سے وہ فتوے کفر نہیں لگاتے - اور اگر اس کو صحیح تسلیم کیا جائے تو اس سے پہلی وجہ ردّ ہو جاتی ہے -

یہ اختلاف بیان براہٹ قادیان اُس کے بہتان ہونے پر کافی دلیل ہے اور اُن پر خارجی شہادت کی کُچھ ضرورت باقی نظر نہیں آتی - تاہم دلائل و شواہد خارجیہ سے اس کا بہتان ہونا ثابت کیا جاتا ہے -

خاکسار نے ان علمار اہل افتار سے استفتا کیا کہ جو فتوے آپ لوگوں نے منکر مہدی کے حق میں دیا ہے کیا - وہ خاکسار کے حق میں دیا ہے - اور کیا خاکسار کی کسی کلام میں آپ نے آمد مہدی موعود سے انکار پایا ہے یا نہیں - تو اُنہوں نے صاف یہ جواب دیا اور فتوے لکھدیا کہ وہ فتوے ہم نے تمہارے حق میں نہیں دیا - کیونکہ تمہاری کسی کلام

میں ہم نے آمد مہدی سے انکار نہیں پایا۔ بلکہ وہ فتوے قادیانی کے حق میں دیا ہے جسکے رسایل و تصنیفات میں جابجا آمد مہدی موعود سے صریح انکار پایا جاتا ہے۔

اس استفتا کے ساتھ میں نے اُن علماء سے یہ بھی دریافت کیا ہے کہ کیا اس انکار کے برخلاف میں نے آپ لوگوں کے سامنے آمد مہدی کے اعتقاد کا اظہار و اقرار بھی کیا ہو تو اُس کے جواب میں بھی انہوں نے صاف فرمایا کہ تم نے آمد مہدی کے متعلق کبھی اعتقاد کا اظہار بھی ہمارے سامنے نہیں کیا۔ اور کہا کہ مہدی کے متعلق نفیاً یا اثباتاً ہمارے سامنے کبھی تم نے کہیں کچھ نہیں کہا۔ ذیل میں ان علماء کے جوابات بعینہٖ نقل کئے جاتے ہیں:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرات علماء وقت سے استفسار و استشہاد

جن علماء نے آجکل منکر مہدی موعود کی نسبت فتوائے کفر وغیرہ لکھا ہے اُن سے استفسار ہے کہ اُنہوں نے اس فتوے کے لکھنے کے وقت منکر مہدی کس شخص کو سمجھا تھا۔ مرزا غلام احمد کو یا خاکسار مستفسر کو۔ یا کسی خاص شخص کو بھی نہیں سمجھا۔ صرف فرضی منکر زید عمر کے حق میں وہ فتوائے دیا ہے۔ اگر اُنہوں نے مرزا غلام احمد کو سمجھا تھا تو اسکی وجہ بیان کریں۔ اور اگر اس خاکسار کو سمجھا تھا تو فرما دیں کہ اُنہوں نے مہدی موعود سے انکار میری زبان سے سُنا تھا۔ یا میری کسی تحریر میں پایا تھا۔ اور ایسی کونسی میری تحریر اُن کی نظر سے گذری تھی۔

اس استفسار کے مقابلہ میں اُن حضرات سے یہہ بھی سوال ہے۔ کہ آیا میں نے اُن حضرات میں سے کسی صاحب کے پاس اس انکار کے برخلاف اس اعتقاد کا اظہار بھی کیا۔ اور اُن کو کہا تھا کہ مہدی موعود آئیگا اور وہ عیسائیوں وغیرہ کافروں سے لڑیگا

تم اس اعتقاد پر پختہ رہو۔ یا یہ اعتقاد لکھ کر ان کو دیا تھا۔ اور خاص کر مولوی احمد اللہ صاحب سرگروہ اہل حدیث و میونسپل کمشنر امرتسر سے سوال ہے کہ کیا میں نے آپکے روبرو کبھی یہ کہا ہے۔ کہ میں نے غلطی سے احادیث متعلقہ مہدی کو ضعیف کہا تھا۔ اب میں نے اُن سے رجوع کرلیا ہے۔ آپ حضرات اراکین دین اور اساطین ملت سیّد المرسلین ہیں۔ لہذا آپ صاحبوں کے سامنے ادائے شہادت کی ضرورت و وجوب کا بیان کرنا اور آیت ولا تکتموا الشّہادۃ پیش کرنا ضروری نہیں ہے۔

المستفسر

ابوسعید محمد حسین ایڈیٹر اشاعۃ السّنۃ النّبویّہ

الجواب

اس فتوے کی تصدیق کے وقت میں نے منکر مہدی مرزا غلام احمد کو سمجھا تھا کیونکہ سائل نے مرزا کو منکر بتایا تھا۔ مولوی محمد حسین صاحب کا مجھے خیال بھی نہیں گذرا تھا۔ میرے روبرو کبھی مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب نے نہیں کہا۔ کہ میں نے غلطی سے احادیث متعلقہ مہدی کو ضعیف کہا تھا۔ اب میں اُس سے رجوع کرتا ہوں۔

ابو عبید احمد اللہ عفی عنہ

جواب استفسار دوم۔ ہم کو مولوی محمد حسین صاحب نے کبھی نہ زبانی کہا۔ اور نہ لکھکر دیا۔ کہ مہدی موعود عیسائیوں سے لڑنے کو آئے گا۔ تم اس بات پر پختہ رہو۔

ابو عبید احمد اللہ عفی عنہ امرتسری

فتوے معہود کے بارے میں یہ بات ہے۔ کہ مُستفتی نے ظاہر کیا تھا۔ کہ برہما کے

علاقہ میں ایک شخص مرزائی امام مہدی کے ظہور سے منکر ہے۔ میں وہاں نوکر ہوں اور یہ بھی اُس نے کہا تھا کہ میں بھی پہلے معتقد مرزا تھا۔ اب میں قادیاں سے آیا ہوں اُن سے بھی بہت سے مسائل پوچھے۔ سو چونکہ اُس نے اکثر جواب برخلاف اہل اسلام کے دیئے اِس لئے میں اب اُس کا منکر ہوں۔ نیز مولوی محمد حسین صاحب نے قبل از تحریر فتوے ہذا کبھی میرے ساتھ دربارہ امام مہدی کوئی بات نہیں کی ہے۔ نہ اثباتاً نہ نفیاً۔ اور باقی تعیین مصداق فتوے میں سو یہ کچھ ضرور نہیں۔ فتوے ہر ایک شخص کے حق میں یہی ہوگا۔ کوئی ہو۔

عبد اللہ الغنی ابو محمد زبیر غلام رسول الحنفی القاسمی عفی عنہ

فتوے مذکور نوشتہ مولوی عبد الحق نزد من مستفتی نہ آوردہ۔ بلکہ مستفتی ہمراہ شخصے بر مکان نزد احقر فرستادہ۔ زبانی شخص مذکور ہمیں شنیدم کہ قادیانی منکر مہدی موعود است در حق او چہ فتوے است۔ لہذا راقم الحروف ہمراہ انکار مہدی انکار نزول عیسے علیہ السلام وخروج دجال ہم شامل نمود۔ تاکہ بیننده را واضح شود کہ فتوے در حق قادیانی است کہ منکر ہر سہ قادیانی است لاغیرہ۔ بالفرض اگر غیر از مرزا کسے دیگر منکر ایں سہ باشد۔ بر وہم ہمیں فتوے است۔ کہ بر مرزا است۔ باقی مولوی محمد حسین صاحب گاہے نزد احقر نہ ذکر انکار مہدی موعود نمودہ و نہ اقرار آں۔

عبد الجبار بن عبد اللہ الغزنوی رضی اللہ عنہ

فتوے مذکور کے بارے میں ہمیں نے مفصل اشتہار چھپوایا۔ درحقیقت مستفتی نے مرزا سے سخت نفرت اور انکار ظاہر کیا۔ اور مرزا کو دجال اور دیگر سخت الفاظ سے ذکر کرتا تھا۔ اور کہا کہ فقط مرزائیوں کے اخراج اور اہانت اور تسوید وجہ کے واسطے یہ فتوے چاہتا ہوں۔ کہ مرزائیوں کو افریقہ سے نکال دوں۔ اور مولوی محمد حسین

کا نام بھی نہیں لیا - رہا مولوی محمد حسین سو اُس نے مہدی کے بارے میں اقراراً یا انکاراً ہمارے ساتھ تذکرہ نہیں کیا - اور نہ میں نے مخالف اہل سنت کے کوئی تحریر اسکی دیکھی اور اگر بالفرض مرزا کے سوا کوئی اور مہدی کے آنے سے انکار ظاہر کرے تو ہمارا اُس پر بھی وہی فتوے ہے - جو مرزا کے بارے میں لکھا گیا -

حررہ عبدالحق غزنوی مباہل قادیانی

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی نسبت یہ فتوے نہیں لکھا گیا - اُنہوں نے میرے سامنے کبھی مہدی موعود کے آنے سے انکار نہیں کیا - اور نہ کوئی تحریر بھیجی ہے جس میں اس اعتقاد کا اظہار ہو - کہ میں ایسے مہدی کے آنے کا معتقد ہوں جو عیسائیوں وغیرہ سے لڑنے کے لئے آئے گا - تم اس اعتقاد پر پختہ رہو - بلکہ مہدی کے بارہ میں کبھی نفیاً واثباتاً ذکر نہیں ہوا -

فقیر غلام محمد بگوی عفا عنہ امام مسجد شاہی لاہور

حامداً ومصلیاً ومسلماً

بندہ کے پاس جو استفتار در باب مہدی موعود آیا تھا تو بندہ اس کو قطعاً مرزا قادیانی کے باب میں یقین کرتا تھا - اور اسی خیال پر اُسکا جواب لکھا گیا تھا اور مولوی محمد حسین بٹالوی کے نہ کبھی میں نے زبانی کچھ سُنا اور نہ کبھی ان کی تحریر نہ کسی شخص کی تقریر سے انکار مہدی موعود کا معلوم ہوا - مگر ہاں جو شخص انکار مہدی موعود کا کرے اُسکے باب میں وہی فتوے بندہ کا ہے جو مرزا کے باب میں - اور چونکہ مہدی موعود کا ہونا صحیح مسلم سے ہی ثابت ہے تو بندہ کو ہرگز گمان نہیں کہ مولوی محمد حسین نے اُس کا انکار کیا ہو فقط واللہ اعلم -

کتبہ الاحقر بندہ رشید احمد گنگوھی عفی عنہ